یکم مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت (قسط: 57)

گھریلو جھگڑوں کا روحانی علاج

- نظر اُتارنے کا طریقہ 10
- عاشورا کے دِن قبروں پر مٹی ڈالنا کیسا؟ 11
- کیا شیطان کو کنکریاں نہ ماریں تو حج ہو جائے گا؟ 13
- کیا مُحَرَّمُ الْحَرام میں قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ 31

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گھریلو جھگڑوں کا روحانی علاج[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھریلو جھگڑوں کا رُوحانی علاج

سُوال: اگر کسی کے والد صاحب ناجائز کام کرتے ہوں اور بات بھی نہ مانتے ہوں تو اس کا کوئی روحانی علاج بتا دیجیے۔

جواب: بعض اوقات والد اور اَولاد دونوں ناجائز کام کر رہے ہوتے ہیں مثلاً باپ بھی بے نمازی ہے اور بیٹا بھی بے نمازی ہے، باپ بھی جھوٹ بولتا ہے اور بیٹا بھی جھوٹ بولتا ہے، باپ بھی غیبت کرتا ہے اور بیٹا بھی غیبت کرتا ہے، باپ بھی داڑھی منڈاتا ہے اور بیٹا بھی داڑھی مُنڈاتا ہے، باپ بھی داڑھی کاٹ کر ایک مُٹھی سے چھوٹی کر دیتا ہے اور بیٹا بھی داڑھی کاٹ کر ایک مُٹھی سے چھوٹی کر دیتا ہے، باپ بھی گانے سُن رہا ہے بیٹا بھی گانے سُن رہا ہے تو اس طرح دونوں ناجائز کام کر رہے ہوتے ہیں اور یوں ناجائز کاموں کی لِسٹ بہت لمبی ہے۔ آج کل ماں باپ، بیٹا بیٹی سب ناجائز کام کر رہے ہوتے ہیں مگر بدقسمتی سے گناہ کر کے بھی اِحساس نہیں ہوتا کہ ہم گناہ کر رہے ہیں۔ اللہ کریم سب کو ہدایت دے اور ہم سب کو نیک بنا دے۔

---

1. یہ رِسالہ یکم مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 31 اگست 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴ دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

شاید سُوال میں ناجائز کام سے مُراد یہ ہو گا کہ باپ گھر میں لڑائی جھگڑا، مار دھاڑ یا گالی گلوچ کرتا ہے تو اگر ایسا ہے تب بھی ظاہر ہے کہ یہ ایک تکلیف دِہ اَمر ہے اللہ پاک کرے کہ آپ کا گھر امن کا گہوارہ بن جائے۔ اس کا روحانی علاج یہ ہے کہ اللہ پاک کا نام "یَا وَدُوْدُ" اوّل آخر 11 مَرتبہ دُرُود شریف پڑھ کر اسے ایک ہزار (1000) بار پڑھ لیں اور لاہوری نمک جسے لوگ پہاڑی نمک بھی کہتے ہیں اور یہ دُنیا بھر میں ملتا ہے اس پر دَم کرلیں اور پھر سالن میں ڈالیں اور سب گھر والے کھائیں۔ اس حوالے سے کسی کو بھی نہ بتائیں بِالْخُصُوص جس کی وجہ سے پریشانی ہے اسے نہ بتایا جائے۔ اگر آپ بتائیں گے کہ میں نے مَدَنی چینل سے نُسخہ لیا ہے اور اب آپ کو پہاڑی نمک کھلاؤں گا تو پھر والد صاحب پہاڑ کی طرح اکڑ جائیں گے اور آپ کو آزمائش ہو جائے گی لہٰذا بغیر بولے چپکے سے پڑھ کر سالن میں ڈال دیں اور سب گھر والے مل کر کھائیں آپس میں محبت پیدا ہو گی۔

اِیصالِ ثواب کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر ہم حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں یا کسی اور کو کچھ اِیصالِ ثواب کرنا چاہیں تو ہمارا اَنداز کیا ہونا چاہیے؟ بعض لوگوں کو اِیصالِ ثواب کرنا نہیں آتا تو وہ اِیصالِ ثواب کیسے کریں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اِیصالِ ثواب کے معنٰی ہیں ثواب پہنچانا۔ جس کو ہم اِیصالِ ثواب کرتے ہیں اللہ پاک کی رَحمت سے اسے ثواب پہنچتا ہے جبکہ وہ مسلمان ہو کیونکہ اِیصالِ ثواب مسلمان کو کیا جاتا ہے غیر مُسلم کو نہیں کیا جاتا۔[1] اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو صحابیِ رَسُول اور قطعی جنّتی ہیں، یہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں سرکارِ عالی وقار

---

1 ...... جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے باپ (عاص بن وائل) نے وَصیّت کی تھی کہ اس کی جانب سے 100 غُلام آزاد کئے جائیں۔ ہشام نے اس کی جانب سے 50 غُلام آزاد کر دیئے ہیں اور اس پر 50 باقی رہ گئے ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے یہ 50 غلام آزاد کردوں؟ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّہُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْہُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْہُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْہُ بَلَغَہُ ذٰلِكَ اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے غُلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج ادا کرتے تو اس کو یہ پہنچتا۔

(ابو داود، کتاب الوصایا، باب ما جاء فی وصیۃ الحربی...الخ، ۳/۱۶۳، حدیث: ۲۸۸۳ دار احیاء التراث العربی بیروت)

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے جنّت کی بشارت سے نوازا ہے۔ اِیصالِ ثواب کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، مثلاً ابھی جو میں نے اِیصالِ ثواب کا مسئلہ بیان کیا اور جو مزید بیان کروں گا اس کی نیت کر لیتا ہوں کہ اس کا ثواب حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پہنچے تو یہ بھی اِیصالِ ثواب ہے اور اللہ پاک کی رَحمت سے اس کا ثواب انہیں پہنچے گا۔ اِیصالِ ثواب کھانے پر ہی کیا جائے یہ ضَروری نہیں جیسا کہ میں چائے پیوں گا تو چائے پینے کی وجہ سے مجھے زیادہ دیر تک بولنے اور نیکی کی دعوت دینے میں مدد ملے گی، نیند اُڑے گی اور ہمت آئے گی تو اگر میں چائے پیتے وقت یہ نیتیں کر لیتا ہوں تو اب میرا چائے پینا کارِ ثواب ہو گیا، عبادت کا کام ہو گیا کیونکہ اس سے مجھے عبادت پر مدد ملی اور نیکی کی دعوت دینا عبادت ہے۔ اب اگر میں اس کا ثواب حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پیش کرتا ہوں تو یہ بھی انہیں پہنچے گا۔ یاد رکھیے! اِیصالِ ثواب کرنے کے لیے کوئی لمبا چوڑا کام نہیں کرنا پڑتا، بس نیت کر لیں کہ اس چیز کا ثواب فُلاں کو پہنچے مثلاً میرے دادا کو پہنچے، میرے نانا کو پہنچے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ پہنچ جائے گا۔ اَلبتہ افضل یہ ہے کہ پہلے بارگاہِ رِسالت میں ثواب نَذْر کیا جائے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وَسیلے سے جن جن کو اِیصالِ ثواب کرنا ہو انہیں بھیجا جائے۔

گھر میں مہمان وغیرہ کو کھانا کھلانے کے ذَریعے اِیصالِ ثواب

سُوال: اگر کوئی اِس طرح کے کلمات یاد کر لے کہ "یااللہ! جو میں نے سورت پڑھی، دُرُودِ پاک پڑھا یا میرے پاس جو نیکیاں ہیں ان کا ثواب تیرے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کرتا یا پیش کرتی ہوں اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے اِس کا ثواب حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یا پوری اُمّت کو پہنچے" تو کیا یہ صحیح ہے؟ نیز گھر میں مہمانوں وغیرہ کو کھانا کھلانے کے ذَریعے بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اِیصالِ ثواب کرنے کے لیے اگر کوئی اِس طرح کے کلمات یاد کر لے تو یہ بھی صحیح ہے۔ اصل مسئلہ نیت کا ہے، اگر کوئی اَلفاظ کا کھیل کھیلے اور نیت نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کھانا کھلانے کے ذَریعے بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس گھر میں کھانا کھایا جائے اس میں بَرَکت ہوتی ہے۔[1] اِس سے مُراد وہ کھانا نہیں جو گھر میں ہر

---

[1] ابنِ ماجه، کتاب الاطعمة، باب الضیافة، ۴/۵۱، حدیث: ۳۳۵۷ دار المعرفة بیروت۔

www.dawateislami.net

روز سبھی کھاتے ہیں ہے بلکہ وہ کھانا مُراد ہے جو گھر میں مہمان، ملاقاتی اور دوست اَحباب آکر کھاتے ہیں۔[1] گھر میں اِس طرح مہمانوں وغیرہ کو کھانا کھلانے کا سِلسلہ ہو تو اس سے گھر میں بَرَکت رہتی ہے۔ اگر کوئی حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے لنگرِ فاروقیہ کرے یعنی کھانا پکائے اور نیت یہ ہو کہ اس کا ثواب فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو پہنچے اس بہانے ملاقاتی، مہمان، دوست اَحباب یارِشتہ دار جمع ہو کر یہ کھانا کھائیں تو یہ ثواب بھی پہنچے گا اور کھانا کھلانے والے کو اس کی بَرَکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ یاد رکھیے! اِیصالِ ثواب کرنے اور مہمانوں وغیرہ کو کھلا کر بَرَکتیں حاصِل کرنے کے لیے دیگیں چڑھانا ضَروری نہیں بلکہ دو تین، دس بارہ یا جتنے آدمیوں کو کھلانے کی اِستِطاعت ہو اتنا ہی اِہتمام کیا جائے۔

اِیصالِ ثواب کرتے وقت کیا کیا فوائد پیشِ نظر ہونے چاہئیں؟

سُوال: گھر میں کچھ پڑھ کر یا کھانا پکا کر کسی بھی بزرگ کے نام پر اِیصالِ ثواب کرنا چاہتے ہیں تو ایصالِ ثواب کرنے والے اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں جو کھانا وغیرہ پکاتی ہیں ان سب کے پیشِ نظر کیا کیا فوائد و بَرَکات ہونے چاہئیں؟ کیا یہ گمان رکھا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک کی رَحمت شاملِ حال رہی تو ایصالِ ثواب کرنے سے میری بیماریاں اور پریشانیاں دور ہوں گی، گناہوں کی بیماری سے نجات ملے گی، گھر میں اَمن و سکون ہو گا، محبتیں پیدا ہوں گی اور بے بَرَکتی یا بے روز گاری کا خاتمہ ہو گا؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اللہ پاک کی رضا کے لیے جو نیکی کر کے اس کا اِیصالِ ثواب کریں گے تو ثواب ملے گا اور فوائد و بَرَکات حاصِل ہوں گے۔ نیکی کی بَرَکت سے گھر سے ناچاقیاں دور ہو سکتی ہیں، تنگ دَستی کا بھی خاتمہ ہو سکتا ہے اَلغرض نیکی بہت ہی مفید ترین عمل ہے اس سے ہر طرح کے فوائد حاصِل ہو سکتے ہیں (عام طور پر لوگوں کو اس کا علم نہیں ہوتا)۔ جیسے مال میں بَرَکت کے معنیٰ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خوب بینک بیلنس ہو، دولت کا اَنبار لگا ہو اور فیکٹریاں چل رہی ہو حالانکہ یہی مال اور دولت کی بَرَکت نہیں ہے۔ اَصل بَرَکت قناعت ہے یعنی بندے کے پاس جتنا ہے وہ اس پر مُطمئن ہو جائے، زیادہ کی

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ٦/٦٧ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

www.dawateislami.net

حِرص اور ہَوَس نہ ہو، یہ بہت بڑی دولت ہے ورنہ دولت مند، دولت کی ہَوَس اور حِرص میں کام بڑھاتے بڑھاتے آخر کار دُنیا سے چلا جاتا ہے، اَولاد کی تربیت بھی نہیں ہوتی کہ وہ اس مال و دولت سے اس کے اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد یا مدرسہ بنا دیں یا دِیگر نیک کاموں میں اسے صَرف کریں، ایسا نہیں ہوتا بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ دُنیا جانتی ہے۔ کوئی کوئی خوش نصیب اَولاد ہوتی ہے جو واقعی مسجد بھی بناتی ہے لیکن ایسوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہوتی ہے۔ یوں صرف دولت اکھٹی کرنا، رات دِن دولت کے سَپنے دیکھتے رہنا یہ مالداری، حقیقت میں مالداری نہیں ہے۔ شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

تَوَنگری بہ دِل ست نہ بہ مال　　　　بُزُرگی بہ عقل سَت نہ بہ سال[1]

یعنی اصل مالداری دِل کی مالداری ہے نہ کہ مال و دولت سے، سخاوت ہو، قناعت ہو اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے والی سوچ ہو۔ اِسی طرح بزرگی عِلم و عقل سے ہوتی ہے سال سے نہیں ہوتی۔ ایک طرف 100 سال کا بوڑھا ہے اور دوسری طرف 15 سال کا عالِم ہے، تو یہ 15 سالہ عالِم بزرگ ہے، 100 سال کا بوڑھا اگر عالِم نہیں ہے تو حقیقت میں وہ بزرگ بھی نہیں ہے۔

غِذا جمع کرنے والے تین ذِی رُوح

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہاں دُنیا کا مال اکھٹا کیا؟ رات کا کھانا تناول فرمالیتے تو دوسرے دِن کے لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے کہ جس رَب نے آج کھلایا ہے وہ کل بھی کھلائے گا۔[2] یہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قناعت تھی کہ اپنے لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ اگر ہم پرندوں کو دیکھیں تو اس میں بھی ہمارے لیے بہت کچھ دَرس ہے، پرندے کون سا جمع کرتے ہیں! بھوکے اُڑتے ہیں پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں، کچھ نہ کچھ رِزق مل ہی جاتا ہے۔ جو مخلوق

---

1 ...... گلستانِ سعدی، باب اول در سیرت پادشاهان، حکایت نمبر ۵، ص ۲۰ اِنتشارات عالمگیر کتابخانه ایران۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 324 پر ہے: حضور پُر نور سَیِّدُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے نفسِ کریم کے لیے کل کا کھانا بچا رکھنا پسند نہ فرماتے۔ ایک بار خادمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے پرند کا گوشت کہ آج تناول تو فرمایا تھا بچا ہُوا دوسرے دِن حاضر کیا، فرمایا: اَلَمْ اَنْھَكِ اَنْ تَرْفَعِیْ شَیْئًا لِغَدٍ اِنَّ اللہَ یَاْتِیْ بِرِزْقِ کُلِّ غَدٍ کیا ہم نے منع نہ فرمایا کہ کل کے لیے کچھ اُٹھا کر نہ رکھنا کل کی روزی اللہ کل دے گا۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ما اسندہ نجیح ابو علی عن انس، ۳/۴۳۳، حدیث: ۴۲۰۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

غِذا جمع کرتی ہے اس میں سے ایک اِنسان ہے جو خوب جمع کرتا ہے، دوسرا چوہے جو ہڈیاں گھسیٹ گھسیٹ کر اپنے بل میں لے جاتے ہیں بھلے ان کو کھا سکیں یا نہ کھا سکیں جمع کرتے ہیں، تیسرا چیونٹیاں جو دانے گھسیٹ گھسیٹ کر اپنے بل میں لے جاکر جمع کرتی ہیں۔ان تین کے علاوہ چوتھی مخلوق مجھے یاد نہیں جو غِذا جمع کرتی ہو۔اللہ پاک قناعت کی نعمت ہمارا مُقدّر کر دے اور ہمیں اپنی ذات پر حقیقی توکل نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اپنا مُحاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسبہ کیا جائے

سُوال: حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اِرشاد ہے:"اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے اپنا حساب کرلو۔"[1] ہم اپنی پچھلی زندگی یا پچھلے سال کا حساب کرنا چاہیں اور آئندہ کی زندگی کے لیے ہم پچھلی زندگی کے مقابلے میں کوئی بہتری لانا چاہیں تو اِس حوالے سے آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روزانہ رات کو اپنے پاؤں پر دُرّہ (ہنٹر) مارتے اور پوچھتے کہ بتا آج تو نے کیا کیا ہے؟[2] حالانکہ یقینی جنتی ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنَّت کی بشارت سُنی ہے لیکن پھر بھی اپنے اَعمال کا اِس طرح مُحاسبہ کرتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنا مُحاسبہ کرنا سیکھیں کہ آج ہم نے کیا کیا ہے؟ کتنی نیکیاں کی ہیں؟ نَعُوْذُ بِاللہ گناہ تو نہیں کیے؟ گناہ ہونے کی صورت میں توبہ کریں اور اس کی تلافی کریں مثلاً کسی بندے کو تکلیف دی ہے تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس بندے سے مُعافی مانگ کر اسے راضی بھی کریں۔ مَعَاذَ اللہ نماز قضا کر دی تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس قضا نماز کو ادا بھی کریں۔اس طرح توبہ اور تلافی کا سلسلہ ہر روز ہونا چاہیے۔

دعوتِ اسلامی نے خود اِحتِسابی کا ذہن دیا ہے

پچھلے سال (۱۴۴۰ھ) پر غور کرنا اور سارے سال کا حساب لگانا یہ آسان کام نہیں۔ یہ کام تو کاروباری لوگ کرتے ہیں جو پہلے رجسٹر وغیرہ بنا کر رکھتے تھے، اب کمپیوٹر میں فیڈ کر لیتے ہیں اور پھر سارے سال کا حساب کتاب کرتے ہیں۔

---

1 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۲۵ باب (ت: ۹۰)، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۷۔

2 ...... احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الثالثۃ محاسبۃ النفس بعد العمل... الخ، ۵/۱۳۷ دار صادر بیروت–احیاء العلوم (مترجم)، ۵/۳۴۸ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

اس کے علاوہ ہر روز بھی حساب ہوتا ہے کہ آج کتنی آمدنی ہوئی؟ کل زیادہ بِکری ہوئی تھی تو آج کم کیوں ہوئی؟(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) کاروباری لوگوں کے حِساب کرنے کے دو مواقع ہوتے ہیں 31 جون اور 31 دِسمبر۔ یہ سال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور اسے کلوزنگ کا نام دیتے ہیں۔ اپنے پچھلے حِساب کتاب کو کلوز کر کے اگلا حساب کتاب شروع کرتے ہیں۔ دُنیا میں یہ دیکھا گیا ہے کہ پڑھے لکھے لوگ ماضی کو سامنے رکھ کر حال کو اور حال کو سامنے رکھ کر مُستقبل کو دیکھتے ہیں، اسکول، کالج، یونیورسٹی، تعلیم، گھربار اور بجٹ وغیرہ تمام چیزوں کے حِساب ہوتے ہیں اور ان میں بہت غور کیا جاتا ہے، یعنی حال یہ ہے کہ جہاں جینا نہیں ہے وہاں کے حِساب کتاب سے فُرصت نہیں ہے اور جہاں مَرنا نہیں ہے وہاں کے حِساب کتاب کے لیے وقت نہیں ہے۔ میں ایک دکاندار کے ساتھ ہوتا تھا ان کے پاس ایک ڈائری تھی وہ ہر روز کی جو سیل ہوتی اس میں لکھتے رہتے۔ ساتھ ہی ساتھ چائے، روٹی، لنچ اور ٹرانسپورٹ کے جو اَخراجات ہوتے وہ بھی لکھتے اور حِساب لگاتے کہ آج کتنا کمایا اور کتنا خرچ ہوا؟ نفع ہوا یا نقصان؟ یہ حِساب لگانے کا ایک طریقہ ہے۔ اللہ پاک کی رَحمت سے دعوتِ اسلامی نے بھی اُمَّت کو اِحتِساب کا ایک طریقہ دیا ہے جو روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ کی بنیاد پر بھی ہے۔ یہ صرف دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کے لیے ہی خاص نہیں بلکہ ساری اُمَّت کے لیے ایک اَہم ترین کام ہے جسے ہم Self Accountability System (خود اِحتِسابی کا نظام) بولتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی نے خود اِحتِسابی کا ذہن دیا ہے کہ ہم خود ہی اپنا جائزہ لیں کہ آج ہم نے کیا کیا ہے؟ اسے ہم "نیک کام" کہتے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لیے 72 نیک کام جبکہ اسلامی بہنوں کے لیے 63 نیک کام ہیں۔ Students (طلبا) بھی یہ "نیک کام" لیں اور ان کے مُطابق عمل کریں، چاہیں تو اپنے موبائل فون میں اس کی Application ڈاؤن لوڈ کر لیں اِنْ شَآءَ اللہ زندگی کا ایک بہترین نظام بنتا چلا جائے گا۔ یہ Application حاصِل کرنے کے لیے پلے اسٹور پر جا کر دعوتِ اسلامی ایپ لکھ دیں تو Application آجائے گی۔ دعوتِ اسلامی کی ایپ فری ڈاؤن لوڈنگ ہے اس کا کوئی پیسہ نہیں لیا جاتا۔

بارش سے بھیگے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم

سُوال: اگر بارش کے پانی سے کپڑے بھیگ گئے ہوں تو کیا ان کپڑوں میں مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بارش کا پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے [1] لہٰذا اگر کپڑے بارش کے پانی سے بھیگ گئے تو وہ ناپاک نہیں ہوں گے، ان بھیگے ہوئے کپڑوں میں نماز ہو جائے گی۔ البتہ آپ بھیگے ہوئے کپڑوں میں مسجد میں سوکھے کپڑے والوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے صَف میں کھڑے ہوں گے تو انہیں گیلے کپڑوں سے اِیذا ہو گی اس لیے گیلے کپڑے فوراً تبدیل کر لیے جائیں تاکہ دوسروں کو اِیذا نہ ہو۔ نیز گیلے کپڑوں سے پانی کے قطرے مسجد کے فرش پر گریں گے جس کے باعث کیچڑ کا سلسلہ بھی ہو سکتا ہے تو اس طرح ممانعت کی صورتیں بھی ہیں۔ اسی طرح گیلے کپڑوں میں نماز پڑھنے میں یہ خطرہ بھی ہے کہ اگر پاجامہ سفید ہے اور بدن سے چپک گیا تو ہو سکتا ہے کہ جِلد چمکے اور اگر سَتر والے حصے کی جِلد چمکی تو پھر ایسی صورت میں نماز ہونے نہ ہونے کے مَسائل بھی ہیں۔ یاد رہے! سَتر چمکنے کی صورت میں دوسروں کے سامنے آنا بھی جائز نہیں۔[2] ایسے موقع پر اگر آدمی پاجامے یا شلوار پر کوئی موٹی چادر یا کتھئی چادر لپیٹ لے تو چپکنے کے بعد بھی جِلد نہیں چمکے گی۔

کیا اِستنجا کرنے کے بعد وُضو کرنا وُضُو عَلَی الْوُضُو کہلائے گا؟

سُوال: کسی نے اِستنجا کیا اور پھر وُضو کیا تو کیا یہ وُضُو عَلَی الْوُضُو کہلائے گا؟

جواب: پیشاب کیا یا کسی اور چیز سے وُضو ٹوٹا یا توڑا تو اب یہ وُضو پر وُضو نہیں کہلائے گا بلکہ نیا وُضو کہلائے گا۔

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو "غزالی" کہنے کی وجہ

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو "غزالی" کیوں کہتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اپنا نام بھی محمد تھا اور پھر والدِ محترم اور دادا جان کا نام بھی محمد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو غزالی کہنے کی دو وُجوہات بیان کی گئیں ہیں: ایک وجہ یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے والدِ محترم سوت کاتتے

---

1 ...... نور الایضاح، کتاب الطہارۃ، ص ۲۶ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ...... اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔ یوہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہو گی۔ بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۸۰، حصہ ۳: مکتبۃ المدینہ کراچی)

یعنی دھاگا بناتے تھے اور سوت کاتنے کو "غزل" کہتے ہیں اور جو غزل کرتا ہے یعنی دھاگا بناتا ہے اسے غَزَّال کہتے ہیں تو یوں غَزَّال کی نسبت سے غَزَّالی کہلائے۔[1] دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وِلادت "طُوس" میں ہوئی اس لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو "طُوسی" بھی کہتے ہیں اور طُوس کا ایک محلہ غزالہ تھا جسے میں نے کسی کتاب میں غزال لکھا ہوا بھی پڑھا ہے تو غزالہ یا غزال نامی محلے کی نسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "غزالی" کہلاتے ہیں۔[2] پہلے قول کے مُطابق یہ لفظ "زا" پر تشدید کے ساتھ "غَزَّالی" ہے لیکن ہمارے یہاں دوسرے قول کے مُوافق "غَزَالی" بغیر تشدید کے بولا جاتا ہے اور یہی زیادہ مَعروف ہے۔ اگر کوئی تشدید کے ساتھ "غَزَّالی" بولے گا تو لوگ اسے کہیں گے تم غَلَط بولتے ہو اور صحیح لفظ غزالی ہے۔ بہر حال دونوں طرح اسے پڑھنا دُرُست ہے۔

عورت کا حالتِ اِحرام میں دَورانِ وُضو سر سے چادر اُتارنا کیسا؟

سُوال: کیا عورت حالتِ اِحرام میں دَورانِ وُضو مسح کرنے کے لیے سر سے چادر اُتار سکتی ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: مسح کرنے کے لیے چادر اُتارنی پڑے گی اور چادر سر سے اُتارنے کے سبب اِحرام میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ اگر کوئی پورے کپڑے ہی بدل لے تب بھی فرق نہیں آئے گا۔ عورت کا باقاعدہ کوئی اِحرام نہیں ہوتا، اِحرام کے نام پر سفید لباس جو بازاروں میں بکتا ہے شاید یہ بیوپاریوں نے اِیجاد کیا ہے جنہیں وہ اِحرام کا نام دیتے ہیں۔ اگر عورتیں یہ لباس پہنتی ہیں تو بھی ٹھیک ہے اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں۔ عورت نے جب اِحرام کی نیت کی اور تَلْبِیَہ پڑھی تو اِحرام کی نیت ہو گئی اور یہ حَسْبِ معمول جس رنگ کا بھی لباس پہنتی ہے پہن سکتی ہے۔ مَرد بھی اِحرام کی حالت میں جو دو چادریں پہنتے ہیں ان میں بھی کوئی خاص رنگ شرط نہیں ہے البتہ سفید رنگ افضل ہے[3] لہٰذا اگر کوئی سفید کے علاوہ کسی اور رنگ کی بغیر سِلی ہوئی دو چادریں پہنتا ہے تو بھی جائز ہے مگر دوسرے رنگ کی چادریں لوگ پہنتے نہیں اور پہننی بھی نہیں چاہئیں کہ لوگ سُوال جواب کر کے تنگ کریں گے۔ بہر حال اگر کوئی اِحرام کی چادریں تبدیل کرتا ہے تو دوسری

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، الطبقة السابعة والعشرون، حجة الاسلام ابو حامد... الخ، ۱۴/۳۲۸، رقم: ۴۶۰۳ دار الفکر بیروت۔

2 ...... وفیات الاعیان، حرف الهمزة، ابو حامد الغزالی، ۱/۵۷، رقم: ۳۸ دار الکتب العلمیة بیروت۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۳۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

www.dawateislami.net

چادریں خوشبودار نہیں ہونی چاہئیں۔ اِسی طرح اگر اسلامی بہن لباس تبدیل کرتی ہے تو اب جو لباس پہنے وہ بھی خوشبودار نہ ہو۔ عورت اِحرام میں سِلا ہوا لباس پہن سکتی ہے مگر مرد بغیر سِلی ہوئی چادریں ہی پہنے گا۔ یوں ہی مَرد حالتِ اِحرام میں سر نہیں ڈھانپے گا جبکہ عورت سر ڈھانپے گی لیکن وہ چہرے پر چادر نہیں ڈال سکتی۔ [1]

نظر اُتارنے کا طریقہ

سُوال: اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس کی نظر کیسے اُتاری جائے؟

جواب: نظر اُتارنے کے بہت سے طریقے ہیں جن میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر جس کو نظر لگی ہو اس پر دَم کر دیا جائے اِنْ شَآءَ اللہ نظر اُتر جائے گی۔

"فُلاں سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی ہے" کہنا کیسا؟

سُوال: ہمارے ہاں ایک جُملہ بولا جاتا ہے کہ "فُلاں سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی ہے" لہٰذا ایک اِنسان اپنے بارے میں یہ کیسے سوچے کہ مجھ سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی ہے؟

جواب: کسی کے بارے میں ایسا نہیں کہنا چاہیے کیونکہ آپ کو یہ کیسے پتا چلا کہ اس سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی ہے؟ بعض اوقات بندہ برسوں تک گناہ کرتا رہتا ہے اور پھر اللہ پاک اُسے ہدایت دیتا ہے تو وہ نیکی کے راستے پر آ ہی جاتا ہے، اگر اس سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی تھی تو اب وہ نیکی کے راستے پر کیسے آ گیا؟ اللہ پاک سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ کسی کے بارے میں اس طرح بولنے کے سبب اگر خود سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی تو بندہ خوار ہو کر رہ جائے گا۔ اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے؟ ہم نہیں جانتے لہٰذا جسے نیکی کی توفیق ملی ہوئی ہے اور نیکیاں کرتا ہے وہ بھی ڈرتا رہے کہ کب نیکی کی توفیق چھین لی جائے؟ اور جو نیکی کے راستے پر نہیں آ رہا یا جس کا دِل نیکیوں میں نہیں لگ رہا اسے بھی اللہ پاک سے ڈرتے اور نیکی کی توفیق کی خیرات مانگتے رہنا چاہیے۔ کوئی بھی نہ تو اپنے بارے میں یہ کہے کہ مجھ سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کے بارے میں کہ فُلاں سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی ہے۔ کیا معلوم وہ ایسی نیکیاں

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۷۸-۱۰۸۳، حصہ: ۶ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کرتا ہو کہ آپ نے کبھی خواب میں بھی وہ نیکیاں نہ کی ہوں۔ ہمارے یہاں نیکی یہ ہوتی ہے کہ ہمارے سامنے کوئی بندہ نماز پڑھے، بے شک نماز پڑھنا بھی نیکی ہے اور نماز نہ پڑھنا گناہ ہے لیکن ایسا نہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتا اسے اللہ پاک کا نام لینے سے بھی روک دیا جائے کہ تم اللہ پاک کا نام مَت لو اس لیے کہ اللہ پاک کا نام لینا بھی نیکی ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی نیکیاں ہیں مثلاً کسی غریب کی مدد کرنا اور کسی مسلمان کو سلام کرنا وغیرہ وغیرہ۔

عاشورا کے دِن قبروں پر مٹی ڈالنا کیسا؟

سُوال: میرے والد صاحب کو اِنتقال کیے ہوئے پانچ ماہ ہوئے ہیں تو کیا ان کی قبر پر مُحَرَّمُ الْحَرام کی 10 تاریخ کو مٹی ڈالنا دُرُست ہے؟

جواب: اگر ہوا سے قبر کی ساری مٹی اُڑ گئی ہے اور اب کوئی اسے دوبارہ قبر کی طرح بنانے کے لیے مٹی ڈالتا ہے تو ٹھیک ہے کیونکہ اس کی ضَرورت ہے اور اس کے لیے عاشورا کی قید بھی نہیں ہے۔ یاد رہے! جب بھی قبر کھل جائے یا ٹوٹ پُھوٹ کا شکار ہو جائے اور مُردہ نظر آنے لگے تو پھر جو بھی دیکھے اس کے لیے ضَروری ہے کہ وہ مُردے کو چُھپا دے۔ ہمارے یہاں عاشورا کے دِن رَسمی طور پر لوگ جو مٹی ڈالتے ہیں ایسا نہ کیا جائے۔ (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) ہمارے یہاں کئی مقامات پر اس طرح بھی ہوتا ہے کہ مَیِّت کی تَدفین کرنے کے بعد لوگ ویسے ہی تھوڑی سی مٹی ڈال دیتے ہیں اور پھر بعد میں قبر بناتے ہیں یا قبر کے اِرد گِرد چار دیواری بنائی جاتی ہے جو کہ جائز بھی ہے اور بعض جگہوں پر قبروں کو کتوں اور دِیگر جانوروں سے حفاظت کے لیے اس کی ضَرورت بھی ہوتی ہے تو اس کام کے لیے بھی عاشورا کا اِنتظار کیا جاتا ہے، بِالْخُصُوص پنجاب کے حوالے سے سُنا ہے کہ وہاں کے لوگ عاشورا کا اِنتظار کرتے ہیں حالانکہ اس طرح عاشورا کا اِنتظار کرنا ایک فضول کام ہے۔ (اس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اِرشاد فرمایا:) لوگوں نے اپنے لیے طرح طرح کے مَسائل کھڑے کیے ہوئے ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہمارے یہاں میمنوں میں عام طور پر مَیِّت کی تَدفین کرنے کے 40 دِن کے بعد قبر کو پکی بناتے ہیں حالانکہ 40 دِن کی کوئی قید نہیں ہے۔ نہ ہی قبر پکی کرنا ضَروری ہے بلکہ اگر قبرستان میں مٹی کے تودے ہوں تو وہ زیادہ عبرت کا باعث ہوتے ہیں۔ لوگ قبروں

پر لاکھوں روپے کا ماربل لگا دیتے ہیں جبکہ مَیِّت کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اگر اِسی رَقم کو مَیِّت کے اِیصالِ ثواب کے لیے کسی نیک کام میں خرچ کر دیا جاتا تو مَیِّت کو فائدہ ہوتا۔

ہاں اگر اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے مزارات اس نیت سے پکے بنائے جائیں کہ لوگ ان کی طرف رُجوع کریں اور اِیصالِ ثواب کر کے ان سے بَرکتیں اور فیض حاصِل کریں تو کچھ حرج نہیں۔ یاد رکھیے! مزارات صِرف اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے ہی بنائے جائیں مگر ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ زندگی میں ٹائم پر نماز بھی نہیں پڑھتے ان کی خوبصورت قبریں اور مزارات بنا دیئے جاتے ہیں۔ قبر پر عمارت بنانے کا مسئلہ یہ ہے کہ نیت اچھی ہونی چاہیے مثلاً قبر والا اللہ پاک کا نیک بندہ ہے لہٰذا عمارت کو دیکھ کر لوگوں کا ان کی طرف رُجوع ہوگا اور وہ یہاں آکر ان سے فیض حاصِل کریں گے اور کوئی آکر ذِکر و دُرود کرے گا وغیرہ۔ اسی طرح اگر قبر پر چھت اس لیے بنائی کہ لوگ اس کے سائے میں بیٹھ کر تلاوت کریں گے یا فاتحہ خوانی کریں گے یا نعتیں پڑھیں گے تو اس طرح کے مَقاصد کے لیے قبروں پر عمارتیں بنانا جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے اور قبر پر عمارت بنانے کی جائز و ناجائز صورتیں بیان کی ہیں۔

نماز میں داڑھی سے کھیلنے کا شرعی حکم

سُوال: بعض لوگوں کو داڑھی سے کھیلنے کی عادت ہوتی ہے جس کے باعث داڑھی کے بال ٹوٹ جاتے ہیں تو کیا داڑھی کے ساتھ کھیلنا جائز ہے؟

جواب: نماز میں داڑھی سے کھیلنا مکروہِ تحریمی و ناجائز ہے۔[1] جو داڑھی کو مُنہ میں ڈالتے ہیں وہ گندے لوگ ہوتے ہیں۔ داڑھی میں میل کچیل اور تیل وغیرہ لگا ہوتا ہے اگر اسے منہ میں ڈالیں گے تو جراثیم پیٹ میں جائیں گے اور بیماری پیدا ہونے کا سبب بنیں گے لہٰذا داڑھی کو منہ میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ آپ نے سُلجھے ہوئے لوگوں مثلاً عُلَمائے کِرام یا اس طرح کے جو عہدے دار ہوتے ہیں انہیں ایسا کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔ (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلوۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلوۃ...الخ، الفصل الثانی فیما یکرہ...الخ، ۱/ ۱۰۵ دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) داڑھی سے کھیلنا عَبَث و فضول کام ہے اور پھر داڑھی کو کسی بھی طرح ایک مٹھی سے کم کرنا مثلاً کاٹ کر یا دانتوں کے ذَریعے منہ میں چبا کر جس سے بال ٹوٹتے ہوں شرعاً اس کی اِجازت نہیں۔ البتہ بعض اوقات کنگھا کرتے ہوئے بال خود بخود جھڑتے ہیں اس میں حرج نہیں ہے۔

کیا شیطان کو کنکریاں نہ ماریں تو حج ہو جائے گا؟

سُوال: اگر کوئی شخص شیطان کو کنکریاں نہ مارے تو کیا اس کا حج ہو جائے گا؟(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: شیطان کو کنکریاں مارنا جسے رَمی جمرات بولتے ہیں یہ واجِب ہے[1] اور اس کے اوقات بھی فِکس ہیں کہ ان اوقات میں اس کو کنکریاں مارنی ہیں اور جب کنکریاں مارنے کا وقت بالکل چلا گیا تو اب دَم لازم آئے گا۔ چاہے ایک دِن کی رمی رہ گئی یا ساری رمی رہ گئی ایک ہی دَم لازم آئے گا۔ البتہ اگر ایک دِن رمی نہ کی اور پھر اس ایک دِن کی رمی کا دَم دے دیا اور پھر دوبارہ رمی کو چھوڑ دیا تو اب دوسرا دَم لازم آئے گا لیکن اگر رمی نہ کی تو حج ہو جائے گا۔[2] سُنا ہے آج کل بعض کاروان والے باقاعدہ بوڑھوں کو کنکریاں نہ مارنے کی سہولت دیتے ہیں اور ان کی طرف سے کنکریاں مارنے کے وکیل بن جاتے ہیں حالانکہ ہر بوڑھے کو رمی کا وکیل بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری عمر 71 سال ہو چکی ہے میں نے زندگی میں کبھی بھی کسی کو کنکریاں مارنے کا وکیل نہیں بنایا اور اب اس بار ۱۴۴۰؁ھ کے حج کے موقع پر قریب جا کر رمی کی ہے۔ ظاہر ہے جس شیطان نے ساری زندگی تنگ کیا ہے اس کو اپنے ہاتھوں سے کنکریاں مارنی چاہئیں، نہ کہ کسی اور کو کہہ دیا جائے کہ میرے حصے کی کنکریاں تم مار دینا۔ ہاں اگر ایسا بوڑھا بلکہ ایسا جوان بھی جو سواری پر بھی نہیں جا سکتا اور بے چارہ کنکریاں مارنے کے لیے ہاتھ ہی نہیں چلا سکتا یا اس کا ہاتھ ہی نہیں ہے تو اس کے لیے جائز ہو گا کہ وہ کنکریاں مارنے کے لیے دوسرے کو وکیل کر دے۔[3] عورت کو بھی خود کنکریاں مارنی پڑیں گی۔ بعض ایسے اوقات ہیں کہ جن میں رش کم ہوتا ہے تو بندہ ان اوقات میں کنکریاں مار لے جیسا کہ میں اس بار دس تاریخ کو

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۴۸، حصہ: ۶۔
2. المبسوط للشیبانی، کتاب المناسک، باب رمِ الجمار، ۲/ ۳۵۵-۳۵۶ ملتقطاً عالم الکتب بیروت۔
3. کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ للشیبانی، کتاب المناسک، باب المریض و الصبی الذی لا یستطیع الجمار، ۱/ ۵۸۱ عالم الکتب بیروت۔

www.dawateislami.net

صبح کے وقت شیطان کو کنکریاں مارنے کے لیے نہیں گیا کیونکہ اتنے رش میں آدمی کُچلا جا سکتا ہے تو شام کو ایسے اوقات موجود ہیں کہ جن میں رش نہیں ہوتا اور پھر دوسرے اور تیسرے دن تو رش تین جگہ تقسیم ہو جاتا ہے کیونکہ پہلے دِن صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنی ہوتی ہیں جبکہ دوسرے اور تیسرے دن تینوں شیطانوں کو مارنی ہوتی ہیں[1] جس کے باعث رش تقسیم ہو جاتا ہے لہٰذا ہم نے شام کو رمی کی تھی اور بالکل جائز وقت میں کی تھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیطان کو قریب سے کنکریاں ماری تھیں۔ آپ نیت کریں کہ جب آپ پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرم فرمائیں گے اور آپ حج پر جائیں گے تو کاروان والوں کو وکیل بنانے کے بجائے خود اپنے ہاتھ سے شیطان کو کنکریاں ماریں گے۔ اگر کمزوری یا بیماری ہے تو اپنی صحت کے لیے دُعا کریں کہ اب اتنا خرچہ کر کے، گلے میں ہار پہن کر اور دعوتیں کھا کر حج کے لیے گئے اور پھر وہاں جا کر کسی کو وکیل بنا دیں اور خود قیام گاہ میں پڑے رہیں تو ایسا نہ کریں بلکہ اپنے پاؤں پر چل کر اپنے ہاتھوں سے شیطان کو کنکریاں ماریں۔ (اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) وہاں تھکاوٹ کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ کنکریاں مارنے کی ہمت نہیں ہو پائے گی تو اپنی طاقت کو کس حد تک لے کر جانا چاہیے؟ (اس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) کتنی دیر تک تھکن رہے گی؟ اب تو مِنیٰ کے خیموں میں AC لگے ہوئے ہیں تو وہاں سو بھی سکتے ہیں، پہلے مِنیٰ میں کیا حالت ہوتی تھی ہمیں معلوم ہے، تقریباً ہر سال آگ لگتی تھی اور AC کا تَصَوُّر بھی نہیں تھا اور ویسے بھی مِنیٰ شریف کی لو مشہور ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے اس حالت میں بھی کنکریاں ماری ہیں۔

کنکریاں مارنے کا وَکیل بنانے سے متعلق ایک یادگار چٹکلا

عام طور پر بوڑھے یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لیے بِلا عُذرِ شَرعی بھی کسی دوسرے کو کنکریاں مارنے کا وَکیل بنانا دُرُست ہے کیونکہ یہ لوگ شرعی مَسائل پڑھتے نہیں ہیں اِس لیے انہیں یہ غَلَط فہمی ہوتی ہے۔ بہت پہلے میرے ساتھ ایک یادگار واقعہ پیش آیا تھا کہ حج کے موقع پر ایک بوڑھے میاں نے مجھ سے کہا: آپ شیطان کو کنکریاں مارنے جا رہے ہیں لہٰذا میری طرف سے بھی کنکریاں مار دینا۔ میں نے ان سے کہا: مَا شَآءَ اللّٰہ! آپ تو اپنے پاؤں پر چل کر میرے پاس تشریف

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۴۸، حصہ:۶۔

www.dawateislami.net

لائے ہیں تو آپ خود ہی مار دیجئے گا۔ اس پر انہوں نے کہا: میں نے تو کل بھی کسی کے ذَریعے اپنی کنکریاں پھینکوا دی تھیں۔ میں نے ان سے کہا: پھر تو آپ پر دَم واجب ہو گیا۔ میرے یہ کہتے ہی ایسا لگا کہ بوڑھے میاں کا دَم نکل گیا اور وہ میری یہ بات سُن کر جوش میں آکر مجھ سے کہنے لگے کہ اپنا مسئلہ اپنے پاس رکھ۔ میں نے ٹھنڈے اَنداز میں انہیں سمجھاتے ہوئے کہا: دیکھو باباجی! میں آپ کے پاس نہیں آیا بلکہ آپ میرے پاس آئے ہیں اور میں نے جو آپ کو دَم دینے کا کہا تو بکرا میرے ہاتھ میں دینے کی ضَرورت نہیں آپ نے اپنے طور خود دَم دینا ہے اور وہ کسی کو بھی دے سکتے ہیں۔ میرے ساتھ جو لوگ تھے وہ مجھ سے کہنے لگے کہ الیاس! تعجب کی بات ہے کہ یہ بوڑھا تمہارے سامنے اتنا بھڑک اور اُچھل کود کر رہا تھا مگر تم کو غصہ ہی نہیں آیا اور تم اسے نرمی سے سمجھا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارا دعوتِ اسلامی کا ماحول ہی ایسا ہے ہم کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔ بہرحال دَم کے نام سے ہی لوگوں کا دَم نکلتا ہے حالانکہ آدمی لاکھوں روپے خرچ کر کے حج کے لیے جاتا ہے لہٰذا خدانخواستہ کسی غَلَطی کے سبب اگر دَم واجب ہو جائے تو یہ بھی خوش دِلی کے ساتھ دے دینا چاہیے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِعلانِ نبوت کے کتنے سال بعد اِسلام قبول کیا؟

سُوال: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِعلانِ نبوت کے کتنے سال بعد اِسلام قبول کیا تھا؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِعلانِ نبوت کے چھٹے سال اِسلام قبول کیا تھا،(1) اس وقت تک 39 اَفراد اِسلام قبول کر چکے تھے اور جب حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلمان ہوئے تو 40 کا عدد پورا ہوا اِس لیے ان کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن یعنی 40 کا عدد پورا کرنے والا کہا جاتا ہے۔(2) ان کے اِسلام لانے سے پہلے عَلَی الْاِعْلَان نماز بھی نہیں پڑھی جاتی تھی تو انہوں نے مسلمانوں کو ہمت دی کہ اب ہم کعبے میں عَلَی الْاِعْلَان نماز پڑھیں گے اور

---

(1) ...... طبقات ابن سعد، عمر بن الخطاب، ۳/ ۲۰۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

(2) ...... معرفۃ الصحابۃ، باب الف، الارقم بن ابی الارقم المخزومی، ۱/ ۲۹۳، رقم: ۲۰۰ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت– ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۹۷ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

دیکھیں گے کہ کون ہمیں روکتا ہے؟ حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بہادر تھے اور ان کا کفار پر بہت رُعب تھا بلکہ یوں سمجھیے کہ ان کے مسلمان ہونے سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی اور مسلمانوں نے مسجدُ الحَرام شریف میں اس طرح عَلَی الْاِعْلان نماز پڑھی کہ ایک کونے میں فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ننگی تلوار لیے اور دوسرے کونے میں حضرتِ سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ موجود تھے تو یوں پہرے میں نماز ادا کی گئی۔[1]

پہرے میں نماز پڑھنے کا ثبوت

یہ واقعہ اس بات کی دَلیل ہے کہ جب کسی کو دُشمن کا خوف ہو تو وہ پہرے میں نماز پڑھ سکتا ہے[2] لہٰذا اس پر اِعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! پہرے میں نماز پڑھنا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سے بھی ثابت ہے۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ جب جہاد کیا کرتے تھے تو وہ باری باری نمازیں پڑھا کرتے تھے کیونکہ اگر سارے ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو پیچھے سے کوئی حملہ کر سکتا ہے اس لیے کچھ نماز پڑھتے تھے اور کچھ پہرہ دیتے تھے۔[3] یوں پہروں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے آج کل بھی مساجد میں ضرورتاً پہرے ہوتے ہیں جیسا کہ عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں پہرا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ وَسوسہ آئے کہ اللہ پاک کے گھر میں کیا ہوتا ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت بھی اللہ پاک کے گھر میں ہوئی ہے اور ان پر حملہ بھی اللہ پاک کے گھر میں ہوا ہے۔[4] اسی طرح مولا مشکل کشا حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر بھی مسجد میں ہی حملہ ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ مسجد میں حملہ ہو سکتا ہے۔ یزید پلید کے لشکر نے بھی تو مسجدِ حرام پر حملہ کیا تھا اور گوپھن جس کی جدید صورت اب توپ ہے اس کے ذَریعے کعبۃُ اللہ شریف پر پتھر پھینکے جس کے باعث کعبہ

1 ...... معجم کبیر، باب من اسمہ عمر، من مناقب ابن مسعود، ۹/۱۶۲، حدیث: ۸۸۰۶ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت – دلائل النبوۃ، الفصل الخامس عشر، ذکر اخذ القرآن... الخ، ص ۱۴۱–۱۴۲، رقم: ۱۹۲ ماخوذاً المکتبۃ العصریۃ بیروت۔

2 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الخوف، ۳/۸۷ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت۔

3 ...... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ الخوف، ص ۳۲۵، حدیث: ۱۹۴۳ ماخوذاً دار الکتاب العربی بیروت – ترمذی، کتاب التفسیر، (م: ۲۱ت: تابع: ۵)، ۵/۲۷، حدیث: ۳۰۴۶ ماخوذاً۔

4 ...... تاریخ ابن عساکر، عمر بن خطاب، ۴۴/۴۱۲، رقم ۵۲۰۶ ماخوذاً دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

شریف کے غلاف کو آگ لگ گئی اور وہ شہید ہو گیا تھا، یہاں تک کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی جگہ جو جنتی مینڈھا ذَبح کیا تھا اس جنتی مینڈھے کے سینگ کعبہ شریف میں تبرکاً رکھے ہوئے تھے تو اس آگ سے وہ مُبارک سینگ بھی جَل گئے[1] تو یوں سب کچھ مسجد میں ہو سکتا ہے۔

حفاظتی اِقدامات پر بے جا اِعتراضات کرنے والوں کی اِصلاح

بعض لوگوں کو حفاظتی اِقدامات کرنا سمجھ میں نہیں آتا اور وہ بے جا اِعتراض کرنے لگتے ہیں۔ اس حوالے سے میرے ساتھ بھی ایک چٹکلا پیش آیا تھا چنانچہ بہت پُرانی بات ہے کہ کسی مسجد میں کوئی تقریب تھی جس میں مجھے بھی مَدعو کیا گیا تھا۔ جب میں وہاں گیا تو میرے ساتھ بطورِ سیکورٹی گارڈ چند پولیس والے بھی تھے کیونکہ جس کی جان کو خطرہ ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ گارڈ رکھتا ہے اور یہ شرعاً جائز بھی ہے مگر وہاں مجھ پر اِعتراض ہوا اور باتیں بنیں یہاں تک کسی نے کہا کہ اِلیاس کو خُدا سے ڈرنا چاہیے اور یہ اپنے ساتھ پولیس والے کیوں لے کر آ گیا ہے؟ میرے گارڈز میں سے کسی گارڈ نے اُسے جواب دیتے ہوئے کہا: ”دکان میں تالا لگاتے ہو یا نہیں؟ تم اپنی دکان کو تالا کیوں لگاتے ہو؟ اللہ پاک پر بھروسا کیوں نہیں کرتے؟ جب تم اپنی دکان کو اس لیے تالا لگاتے ہو کہ تمہیں چوری کا خطرہ ہے تو پھر الیاس کی جان کو بھی خطرہ ہے لہٰذا اگر وہ اپنی حفاظت کے لیے گارڈ رکھتا ہے تو تمہیں کیا ہے؟“ یاد رکھیے! دُنیا کا کونسا ایسا ملک ہے کہ جس کے لشکر نہیں ہوتے ہوں گے بلکہ سب سے زیادہ بجٹ تو ہوتا ہی Defense یعنی دِفاع کا ہے اور ہمارے ملک کی بھی فوج ہے جس کی وجہ سے پاکستان بچا ہوا ہے ورنہ تو دشمن اسے کب کا ہڑپ کر جاتا۔ اس طرح اللہ پاک نے حفاظت کے لیے اَسباب بنائے ہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اپنے ساتھ تلواریں رکھتے تھے اور تلواروں کے ساتھ نمازیں بھی پڑھتے تھے تو اس وقت اسلحہ تلوار کی صورت میں تھا جبکہ اب بندوق وغیرہ کی صورت میں ہے لہٰذا جو لوگ بطورِ حفاظت گارڈ رکھنے پر اِعتراضات کرتے ہیں وہ معلومات کی کمی کے سبب ایسا کرتے ہیں۔ یاد رہے! میں کوئی داداگیر نہیں تھا کہ داداگیری دِکھانے کے لیے اپنے ساتھ مسجد میں گارڈز

---

[1] البدایة والنهایة، سنة ثلاث وستین، سنة اربع وستین، ۵/۷۳۸ ملخصاً دار الفکر بیروت—تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویة، ص۱۶۷ ملخصاً کراچی۔

www.dawateislami.net

لے گیا تھا اور نہ ہی حملہ کرنے کے لیے وہاں گیا تھا پھر بھی میرے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنائی گئیں۔ بہر حال ایک وقت وہ بھی آیا کہ اس مسجد میں بھی باقاعدہ پہرا لگا اور چیکنگ کا اِہتمام کیا گیا۔

عاشورا کے دِن روزہ رکھنے کی فضیلت

سُوال: نو اور 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کے روزے رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مجھے اللہ پاک پر یہ گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے یعنی پچھلے سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: رَسولِ پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب مدینۂ منورہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورا کے دِن روزہ دار پایا تو اِرشاد فرمایا: یہ کیا دِن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی: یہ عظمت والا دِن ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام اور ان کی قوم کو اللہ پاک نے نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا لہٰذا موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے بطورِ شکر اس دِن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی مُوافقت کرنے میں بہ نِسبت تمہارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں، پھر حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔[2]

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دِن کا روزہ رکھو۔[3] لہٰذا 9 اور 10 یا 10 اور 11 کا روزہ رکھا جائے اور اگر کسی نے صرف 10 کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ 9 اور 10 یا 10 اور 11 کا روزہ رکھا جائے۔ (اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) بعض اوقات آدمی سوچتا ہے کہ میں دو روزے نہیں رکھ سکوں گا یعنی 9 یا 11 کا روزہ نہیں رکھ سکوں گا تو اب وہ 10 کا بھی نہیں رکھتا۔ (اس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه نے اِرشاد فرمایا:) 9 یا 11 کا روزہ رکھنا واجب نہیں لہٰذا اگر صرف 10 کا روزہ رکھتا ہے تو رکھ سکتا ہے بلکہ 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کا روزہ رکھنا بھی واجب نہیں ہے البتہ اگر رکھے گا تو ثواب ملے گا۔

---

1. ...... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثۃ ایام... الخ، ص ۴۵۴، حدیث: ۲۷۴۶۔
2. ...... مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، ص ۴۴۱، حدیث: ۲۶۵۶۔
3. ...... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب، ۱/۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴ دار الفکر بیروت۔

عاشورا کے علاوہ مُحَرَّمُ الْحَرَام کے روزوں کے فضائل

سُوال: کیا 9 اور 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام کے روزوں کے علاوہ بھی مُحَرَّمُ الْحَرَام کے روزوں کے فضائل ہیں؟[1]

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَام شریف کے روزوں کے تعلق سے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیشِ خدمت ہیں:

(1) رَمضان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلوٰۃُ اللیل یعنی رات کے نوافل ہیں۔[2]

(2) مُحَرَّم کے ہر دِن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔[3]

کچی قبریں زیادہ عبرتناک ہوتی ہیں

سُوال: کیا اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ "مٹی والی قبر زیادہ عبرت ناک ہوتی ہے؟"

جواب: جی ہاں! مفتیِ اعظم پاکستان مفتی محمد وقارُ الدِّین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اس موضوع پر میری بات ہوئی تھی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "قبرستان میں پکی قبریں بنا دی جاتی ہیں یہ مُناسب نہیں ہے، قبر کے اوپر مٹی ڈال کر چھوڑ دینا چاہیے کہ اس میں زیادہ عبرت ہے۔" فی زمانہ عام لوگوں کی قبروں پر لاکھوں روپے کا ماربل لگا دیا جاتا ہے اگرچہ وہ نماز ایک بھی نہ پڑھتے ہوں۔ بعض تو اس سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں اور عام قبروں پر گنبد بنا دیتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ ایسا کرنے سے حِساب دینا پڑے گا۔ البتہ اَولیائے کِرام اور مشہور و مَعروف عُلَمائے کِرام کی قبروں پر گنبد یا عمارت بنانا جائز ہے تاکہ لوگ دھوپ یا بارش وغیرہ سے بچ کر بآسانی فاتحہ وغیرہ پڑھیں اور ان سے فیض حاصِل کریں۔ اس کے علاوہ خوامخواہ کسی کی قبر پر عمارت بنانا جائز نہیں۔[4]

مُبلِّغ کا مِلنسار ہونا ضروری ہے

سُوال: مِلنساری کیسے پیدا کی جائے؟ نیز جو سب سے الگ تھلگ رہتا ہو اس پر بے جا اِعتراض کرنا کیسا کہ آپ سب سے

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص۴۵٦، حدیث: ۲۷۵۵۔

3 ...... معجم صغیر، باب المیم، من اسمہ محمود، ۲/۷۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

4 ...... کشف النور عن اصحاب القبور علی الھامش الحدیقۃ الندیۃ، ۲/ ۱۴ ماخوذاً پشاور- مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۸۹۔

www.dawateislami.net

الگ تھلگ رہتے ہیں، آپ مِلَنْسار نہیں ہیں؟

جواب: کسی کا کیا ہوا اِعتراض بے جا ہے یا نہیں یہ کیسے طے ہو گا؟ بہر حال اگر کوئی دِین کا کام کر رہا ہے تو اسے مِلَنْسار بننا پڑے گا۔ جو دُنیا کے کام کرتا ہے وہ بھی مِلَنْسار ہوتا ہے جیسے تقریباً دکان دار اپنے گاہک کے ساتھ مِلَنْساری سے پیش آتے ہیں بشر طیکہ وہ گاہک کچھ لینے والا ہو۔ جو گاہک کچھ لینے والا نہیں ہوتا صرف بھاؤ پوچھ رہا ہوتا ہے یہ لوگ اس کے ساتھ اتنا مِلَنْساری سے پیش نہیں آتے۔ اسی طرح کوئی مالدار گاہک آئے جو زیادہ خریداری کرنے والا ہو اور بھاؤ بھی کم نہ کروائے تو اس کے ساتھ مِلَنْساری کے ساتھ پیش آنے کے سابِقہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے جاتے ہیں کیونکہ اس میں دکانداروں کا اپنا مَفاد ہوتا ہے اس وجہ سے انہیں مِلَنْسار بننا پڑتا ہے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمیشہ مسکراتے ہی دیکھا

جو خوش نصیب نیک کام کرتے ہیں اور دِین کی خدمت میں مصروف ہیں ان کا مِلَنْسار ہونا بہت ضروری ہے ورنہ لوگ ان کے قریب نہیں آئیں گے۔ ظاہر ہے اگر کسی کا منہ چڑھا ہوا ہو گا تو وہ نماز کی دعوت بھی منہ چڑھا کر ہی دے گا تو اس دعوت کا سامنے والے پر اچھا اثر نہیں پڑے گا جبکہ یہی دعوت مسکرا کر دی جائے تو یقیناً اثر انداز ہو گی۔ ایک تعداد ہے جو مسکراتی نہیں ہے شاید ان سے مسکرانے کا بھی اِجارہ کرنا پڑے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی دِین کا کام بھی کرنا چاہے اور مسکرائے بھی نہیں! حضرتِ سَیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دیکھا آپ کو مسکراتا ہی پایا۔[1] حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حضرتِ سَیِّدُنا اَبُودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عرض کیا: میں نے آپ کو جب بھی دیکھا ہے آپ مسکرا رہے ہوتے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟ انہوں نے بھی اِسی طرح کا جواب دیا کہ میں نے جب بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا مسکراتے ہی دیکھا۔[2] ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکرانے کا یہ عالَم تھا کہ دیکھنے والے ہمیشہ مسکراتا ہی دیکھتے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان

---

1 ...... معجم کبیر، قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ البجلی، ۲/ ۲۹۳، حدیث: ۲۲۲۰۔

2 ...... مسند امام احمد، باقی حدیث ابی الدرداء، ۸/ ۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱۔

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا خوب فرمایا:

یاالٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں

ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

یعنی یَااللہ! جب قیامت کے دِن حساب لیا جا رہا ہو اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں اس وقت مجھے ان دُعاؤں سے حصہ عطا فرما جو پیارے پیارے مسکراتے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک ہونٹوں سے اُمَّت کے حق میں ہوئی ہیں، ان دُعاؤں کو میرے حق میں قبول فرما اور اس دِن حساب و کتاب میں آسانی بھی فرما۔ سُبُلُ الْھُدیٰ وَالرَّشَاد میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک نام لکھے ہیں ان میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک نام ”مُتَبَسِّم“ بھی لکھا ہے یعنی مسکرانے والے۔[1] آج کل لوگ بچوں کا نام ”تَبَسُّم“ رکھتے ہیں، اس نام والے کو بھی مسکراہٹ الاؤنس دینا پڑے گا چاہے وہ مسکرائے یا نہ مسکرائے۔ بہرحال مسکرانا چاہیے کہ مسلمان کی طرف دیکھ کر مسکرانا بھی صَدقہ اور ثواب کا کام ہے۔[2]

حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دعوتِ اسلامی میں کیسے آئے؟

ایک بار کی مسکراہٹ سامنے والے کی زندگی بدل سکتی ہے بلکہ اس کی آنے والی نسلوں کو بھی سنوار سکتی ہے۔ اِسی طرح ایک بار کا مُنہ چڑھانا یا ایک بار کی خشک مزاجی کسی کی نسلوں کو تباہ کر سکتی ہے اور اس طرح بندہ دور ہو جاتا ہے۔ مَرحوم نگرانِ شُوریٰ حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے خود بتایا کہ ”جب میں پہلی بار اِجتماع میں آیا تو اِختِتام پر مجھے ایک اِسلامی بھائی ملے جنہیں میں نہیں جانتا تھا انہوں نے مجھ سے بہت اچھے اَنداز سے ملاقات کی۔ ان کے محبت بھرے اَنداز سے میرا دوبارہ اِجتماع میں آنے کا ذہن بنا کہ یہاں آنا چاہیے، یہ لوگ اِس طرح ملتے ہیں گویا پہلے سے جانتے ہوں۔ ورنہ اس سے پہلے میرا دوبارہ اِجتماع میں آنے کا بالکل بھی ذہن نہیں تھا، ان کے اَنداز کی وجہ سے میں نے اِجتماع میں آنا

1 ...... سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الثالث: فی ذکر ما وقفت علیہ من اسمائہ الشریفۃ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۱/ ۵۰۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ...... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۳/ ۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۳۔

www.dawateislami.net

شُروع کر دیا۔" یوں حاجی مشتاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مَاشَآءَ الله مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے پھر دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کے نگران بنے اور اِنتقال کے بعد ان کا مزار شریف بھی بنا۔ معلوم ہوا کہ ہماری ایک مسکراہٹ ہو سکتا ہے کسی کی زندگی کا نقشہ بدل دے اور ہمارا ایک بار کا روکھا پن کسی کو کہیں سے کہیں پہنچا دے۔

دعوتِ اسلامی کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جائیے

تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے وہ سب کے ساتھ اچھے اَنداز اور مسکراہٹ والے چہرے کے ساتھ ملاقات کیا کریں۔ کئی اسلامی بھائی ایسے ہوں گے جن کو کسی کے روکھے پن نے مَدَنی ماحول سے دور کر دیا ہو یا کسی کی ڈانٹ ڈپٹ نے ان کا راستہ تبدیل کر دیا ہو تو ایسے اسلامی بھائیوں کو چاہیے اپنا دِل مضبوط رکھیں اگر کوئی ان کے ساتھ بَدسلوکی سے پیش آتا ہے، مسکراتا نہیں ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے، دھکم پیل کرتا ہے یا کچھ بھی کرتا ہے تو اس کے اَنداز پر مَت جائیں بلکہ خود کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رچا بسا لیں اور عاشقانِ رَسُول کی اس مَدَنی تحریک کے ساتھ اتنی مضبوطی کے ساتھ چمٹ جائیں کہ اگر کوئی کھینچے بھی تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں مگر دعوتِ اسلامی نہ چھوٹے۔ اپنا یہ ذہن بنا لیں کہ دعوتِ اسلامی میری اور میرے باپ کی ہے، اِنْ شَآءَ الله کوئی بھی مجھ سے یہ چُھڑوا نہیں سکتا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کے ساتھ ساتھ مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جائیں جیسے ہفتہ وار اِجتماع کی حاضری کو اپنے لیے یقینی بنا لیں کہ یہ دعوتِ اسلامی کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک کام ہے۔ اس کے علاوہ دِیگر مَدَنی کاموں میں سے جو کام سب سے اَہم لگے اسے اِختیار کر لیجیے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے مجھے سب سے اَہم کام مَدَنی قافلے میں سفر لگتا ہے کیونکہ یہ سارے مَدَنی کاموں کا جامع ہے بلکہ اس میں کئی اور نیکیاں بھی موجود ہیں لہٰذا اس کو اپنے لیے لازم کر لیں۔ اس کے علاوہ اسلامی بھائیوں کے لیے 72، اسلامی بہنوں کے لیے 63 اور جَامِعَةُ الْمَدِيْنَه کے طلبائے کِرام کے لیے 92 مَدَنی اِنعامات ہیں جو ایک رِسالے میں جمع کیے گئے ہیں۔ اس رِسالے کو روزانہ غور و فکر کر کے پُر کرنا ہوتا ہے۔ یہ رِسالہ حاصِل کر کے اسے بھرنا شروع کر دیں اور ہر مہینے جمع بھی کروائیں اِنْ شَآءَ الله آپ کے اندر بہت

www.dawateislami.net

تبدیلی آنا شروع ہو جائے گی۔

مسلمانوں کی غم خواری کیجیے

سُوال: کئی لوگ پریشان ہوتے ہیں، غمزدہ ہوتے ہیں مگر کوئی ان کی غم خواری کرنے والا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ بَد ظن ہو جاتے ہیں۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ جنہوں نے غمزدہ لوگوں کو پوچھا نہیں اور ان سے کسی قسم کی غم خواری نہیں کی انہیں کس طرح سمجھایا جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: غم خواری مُعاشرے کا ایک اَہم ترین حصہ اور بہت ضَروری چیز ہے۔ اگر کوئی بیمار ہے، پریشان ہے، اسے کوئی تکلیف پہنچی ہے، کسی کی جیب کٹ گئی ہے، کسی کا بچہ بیمار ہو گیا ہے یا اس کی ماں بیمار ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ بے قرار ہے تو ہمیں اسے پوچھنا چاہیے اور ہمدردی کا اِظہار بھی کرنا چاہیے۔ اس سے سامنے والے کو قرار ملتا ہے حتّٰی کہ اگر کسی کے پٹی بندھی ہوئی نظر آ جائے اور اس کو صرف اِشارے سے ہی پوچھ لیں اور اتنا کہہ دیں کہ ”اللہ پاک آپ کو شِفا عطا فرمائے“ یقین کیجیے اسے بہت اچھا لگتا ہے، یہ بھی غم خواری کی ایک صورت ہے۔ بہر حال غمزدہ اور پریشان حال مسلمان کو پوچھنا چاہیے، اس سے ہمدردی کرنی چاہیے، بیمار ہو تو عیادت کرنی چاہیے، کسی کا اِنتقال ہو جائے تو اس کے لَواحقین سے تَعْزِیَت کرنی چاہیے کہ اس کے بڑے فَضائل ہیں اور اس پر کثیر ثواب کی بشارتیں ہیں کیونکہ اس سے مسلمان کا دِل خوش ہوتا ہے اور مسلمان کا دِل خوش کرنا بڑے اَجر و ثواب کا کام ہے۔

غریبوں کے ساتھ زیادہ ہمدردی کیجیے

آج کل اکثر غم خواری کی ہی نہیں جاتی اور کوئی بھی ان بے چارے پریشان حالوں کو پوچھنے والا نہیں ہوتا، جو پوچھتے ہیں وہ بھی مالداروں کو پوچھتے ہیں۔ اگر کسی مالدار کے گھر میں مَیِّت ہو جائے تو اس کے پاس تَعْزِیَت کرنے والوں کی لائن لگ جاتی ہے، بڑے بڑے لوگ اس کے پاس آ کر تَعْزِیَت کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر کسی غریب کے گھر مَیِّت ہو جائے تو وہاں اتنے پوچھنے والے نہیں ہوتے نہ زیادہ تَعْزِیَت کرنے والے ہوتے ہیں اور نہ اس کو تَعْزِیَتی فون کیے جاتے ہیں۔ میرا

www.dawateislami.net

مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ مالداروں کو نہ پوچھا جائے بلکہ مُراد یہ ہے کہ مُعْتَدِل اَنداز ہونا چاہیے بلکہ غریبوں کو زیادہ پوچھنا چاہیے اور ہمدردی کا پلڑا غریبوں کی طرف زیادہ جھکنا چاہیے۔

شیطان کے جال میں پھنسنے سے بچیے

سُوال: کئی لوگ غمزدہ و پریشان ہوتے ہیں، اگر کوئی ان کی غم خواری نہ کرے تو بسا اوقات وہ بَدظن ہو جاتے ہیں۔ ان بَدظن ہونے والوں کو کس طرح سمجھایا جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر کوئی ہمدردی کا مستحق تھا لیکن کسی نے اس سے ہمدردی نہیں کی تو اسے بھی اپنا دِل بڑا رکھنا چاہیے۔ یقیناً شیطان وَسوسے ڈالے گا کہ ”دیکھو کسی نے بھی تم سے ہمدردی نہیں کی مگر شیطان کے جال میں نہیں پھنسنا۔“ شیطان بعض لوگوں کو اپنے اس جال میں پھنسا لیتا ہے جس کے نتیجے میں وہ بے چارے اپنا ہی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے کئی واقعات ہوئے بھی ہیں جیسے کسی کے والد صاحب کا اِنتقال ہو گیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہے لیکن اِتفاق سے کسی بھی ذِمَّہ دار نے اس کے والد صاحب کے اِنتقال پر تَعْزِیَت وغیرہ نہیں کی تو وہ دِل توڑ کر بیٹھ جاتا ہے کہ میرے باپ کا اِنتقال ہوا اور ان لوگوں میں سے کسی نے بھی جنازے میں شرکت نہیں کی، پھر وہ ناراض ہو کر ایک طرف ہو جاتا ہے اور خود کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دور کر لیتا ہے۔ اگر عمامہ پہنتا تھا تو ٹوپی پہن لیتا ہے، بعض تو ٹوپی پہننا بھی چھوڑ دیتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ نمازوں میں بھی سُستی شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح کرنے والا اگر اتنا غور کر لے کہ میرے اِس اَنداز سے نقصان کس کا ہو رہا ہے شاید اس کی سمجھ میں کچھ آ جائے۔ ظاہر ہے اس کا اپنا نقصان ہے کہ پہلے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں تھا تو سنّتوں پر بھی عمل کر رہا تھا اور نمازوں کی پابندی بھی تھی مگر اب ان سب چیزوں سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے موقع پر اپنا دِل بڑا رکھنا چاہیے اور حُسنِ ظن کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے۔ ممکن ہے بڑے ذِمَّہ دار آپ کے والد صاحب کے جنازے میں اس وجہ سے نہ آئے ہوں کہ ان تک اِنتقال کی خبر ہی نہ پہنچی ہو۔ اگر یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے تو انہیں اِطلاع دی تھی پھر کیوں نہیں آئے؟ تو عرض ہے کہ آپ نے اِطلاع دی ہو گی مگر وہ بے چارے کسی عُذر یا مجبوری کی وجہ سے نہیں آ سکے ہوں گے۔ اس کے بعد بھی وَسوسہ آئے کہ وہ فُلاں فُلاں

www.dawateislami.net

کے یہاں تو گئے تھے مگر میرے یہاں نہیں آئے، کیا ساری مجبوریاں میرے لیے ہی آنی تھیں ؟ اس حوالے سے عرض ہے کہ آپ کی یہ دَلیل ہی غَلَط ہے ممکن ہے کہ واقعی اس موقع پر ان کی مجبوری ہو گئی ہو، اِنسان ہیں کچھ بھی ہو سکتا ہے، بندہ بیمار بھی ہو جاتا ہے یا کوئی بھی گھریلو مَصروفیت ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے وہ نہ آسکے ہوں۔ بہر حال کچھ بھی ہو خود کو مَدَنی ماحول سے دور کرنے کے بجائے حُسنِ ظن رکھنا چاہیے۔

بیرونِ ملک کے ایک اسلامی بھائی کے گھر مَیِّت ہوئی تھی تو ہم (دعوتِ اسلامی والے) وہاں جنازے میں شریک نہ ہو سکے تو وہ اسلامی بھائی ناراض ہو گئے اور انہوں نے مجھے اِس طرح کا پیغام بھیجا کہ آپ لوگ آئے نہیں حالانکہ فُلاں فُلاں لوگ بھی آئے تھے، اب مجھے دعوتِ اسلامی والوں کی ضَرورت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں نے ان کی راہ نمائی کے لیے "شیطان کے بعض ہتھیار" نامی رِسالہ مُرتب کیا جو حقیقت میں ایک مکتوب تھا مگر رِسالے کی صورت اِختیار کر گیا۔ تمام اسلامی بھائیوں کے لیے بھی اس میں راہ نمائی موجود ہے، تمام اسلامی بھائی 47 صفحات پر مشتمل اس رِسالے کا ضرور مُطالعہ فرمائیں۔

بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا طرزِ عمل اور ہماری حالت

بعض اوقات مُطالعہ کرنے والے لوگ بھی شیطان کے اِس وار کا شکار ہو جاتے ہیں، اور ان کو اپنی پڑھی ہوئی باتیں بھی یاد نہیں آتیں مثلاً اِحیاءُ العُلوم میں بعض بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کو کسی کے جنازے کی خبر دی جاتی تو فرماتے چونکہ جنازے میں شرکت کے لیے میری نیت نہیں بن رہی اس لیے میں شرکت نہیں کروں گا۔[1] دیکھا آپ نے صرف نیت نہ بننے کی وجہ سے بعض بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ جنازے میں شرکت نہیں کرتے تھے۔ ہمارے ہاں مُعاملہ یہ ہے کہ اگر کوئی اِس طرح کہہ دے کہ میں نیت نہ بننے کی وجہ سے جنازے میں شرکت نہیں کر سکا تو آگے سے جواب ملے گا کہ "بڑا اللہ والا بنتا ہے کہ جنازے میں شرکت کی نیت نہیں بن رہی تو شرکت ہی نہیں کر رہا، فُلاں دِن مالدار کا بیٹا فوت ہوا تھا تو اس کے جنازے میں شرکت کی نیت بن گئی تھی، مجھ غریب کا باپ مَر گیا تو اس کے

1 ...... لباب الاحیاء، الباب السابع والثلاثون فی النیة والاخلاص والصدق، ص ٣٢٦ دار البیروتی۔

www.dawateislami.net

جنازے میں آنے کی نیت نہیں بن رہی۔" اِس طرح کی باتیں شروع ہو جائیں گی یقیناً یہ باتیں شیطان ہی ان کی زبان سے بول رہا ہو گا۔ سامنے والے کی مجبوریوں کو بھی دیکھا جائے کہ ہو سکتا ہے پیٹ میں دَرد ہو گیا ہو یا گھر کا کوئی اَہم مسئلہ پیش آگیا ہو۔ اگر بالفرض کوئی مجبوری نہیں تھی اور وہ خوامخواہ سُستی کی وجہ سے نہیں آیا تب بھی سوچئے کہ اس پر کیا شرعی حکم لگے گا؟ ظاہر ہے وہ گناہ گار تو نہیں ہو گا۔

نمازِ جنازہ نہ پڑھنے والے کب گناہ گار ہوں گے؟

سُوال: کیا نمازِ جنازہ نہ پڑھنے والے گناہ گار ہوتے ہیں؟[1]

جواب: نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہونے کی صرف یہ صورت ہے کہ جس جس کو جنازے کی خبر ملی ان میں سے کوئی بھی جنازے کے لیے نہیں آیا اور جنازہ ہوا ہی نہیں تو یہ سارے کے سارے گناہ گار ہوں گے۔ نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے یعنی سب پر پڑھنا فرض نہیں ہے، چند لوگوں نے بھی پڑھ لی تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا اور کسی ایک نے بھی نہ پڑھی تو جن جن کو خبر ملی وہ تمام لوگ گناہ گار ہوں گے۔[2] غور کیجیے کہ ایک ایسا فرض جس کو بندہ ادا نہیں کرتا لیکن دِیگر لوگ اس کی اَدائیگی کر لیتے ہیں تو شریعت اس کو یہ نہیں کہتی کہ اس نے ادا کیوں نہیں کیا؟ نہ اللہ پاک اس سے پوچھے گا کہ تو نے فُلاں کی نمازِ جنازہ میں شرکت کیوں نہیں کی؟ تو بندہ کیوں پوچھ رہا ہے کہ تم میرے والد کے جنازے میں کیوں نہیں آئے؟ خُدارا ایسا نہ کریں اگر کوئی نہیں آیا تو کوئی بات نہیں اپنا دِل بڑا رکھیں اور یہ سوچ لیں کہ جب شریعت اس بارے میں کوئی مُطالبہ نہیں کرتی تو میں کون ہوتا ہوں پوچھنے والا۔

کسی ایک کے جنازے میں شرکت نہ کرنے پر اتنا صَدمہ کیوں؟

سُوال: جو اس طرح کی بات کرتے ہیں کہ "فلاں شخص نے جنازے میں شرکت نہیں کی یا اس کو آنا چاہیے تھا وغیرہ۔" حالانکہ ہو سکتا ہے اس کے علاوہ بھی کئی لوگ نہ آئے ہوں ممکن ہے بہت قریبی رشتہ دار بھی جنازے میں نہ پہنچ سکے

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۵، حصہ:۴۔

www.dawateislami.net

ہوں لیکن فلاں کے نہ آنے کو اتنا کیوں محسوس کر رہے ہوتے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ فلاں شخصیت کے آنے سے آپ کی جو پوزیشن بہتر ہونے والی تھی وہ نہیں ہوئی اس بات کا صدمہ ہے یا واقعی یہ نیت ہے کہ چونکہ وہ متقی پرہیز شخصیت ہے اگر نمازِ جنازہ میں شرکت کرتے اور یہاں آکر دُعا فرماتے تو ہمارے مَرحوم کا بیڑا پار ہو جاتا۔ اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں! غور کر لیا جائے کہ دِل میں کیا چور چُھپا ہے؟ آخر اس ایک شخص کے نہ آنے پر اتنا صدمہ کیوں ہو رہا ہے؟ اپنے دِل کے چور کو پکڑیئے۔ اگر کسی دعوتِ اسلامی والے کے والد کی نمازِ جنازہ ہو اور کوئی رُکنِ شُوریٰ اس میں شرکت نہ کریں تو اسے صَدمہ تو ہو گا اور یہ خیال بھی پیدا ہو گا کہ میری ویلیو ڈاؤن ہو گئی، اگر رُکنِ شُوریٰ جنازے میں شرکت کرتے تو ایک نام ہوتا کہ فلاں کے والد کے جنازے میں دعوتِ اسلامی کے رُکنِ شُوریٰ آئے تھے، یوں میری ویلیو بڑھ جاتی۔ اگر مَعَاذَ اللّٰہ یہ نیت ہے تو یہ بہت بُری نیت ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اس طرح کے موقع پر بڑی بڑی شخصیات کو بُلاتے ہیں۔ مجھے اس کا کافی تجربہ ہے جیسے میں ایک جگہ نمازِ جنازہ کے لیے پہنچا تو وہاں کئی شخصیات آئی ہوئی تھیں اور سیاسی لیڈر بھی موجود تھے حالانکہ بعض سیاسی لیڈر ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتے، ان کو لوگ پہلی صَف میں اِعزاز دینے کے لیے کھڑا کر دیتے ہیں اور دُنیا والوں کو بتاتے ہیں کہ فُلاں وزیر آیا تھا، حالانکہ یہ وزیر انہیں جنَّت میں نہیں لے جانے والا جو اتنا خوش ہو رہے ہیں۔ ہاں! اگر کوئی عالِمِ دِین، کوئی فقیر جو واقعی فقیر ہو بھیک مانگنے والا فقیر نہ ہو بلکہ اللّٰہ پاک کے دَر کا فقیر ہو اور وَلِیُّ اللّٰہ ہو یا کوئی نیک شخص ہو وہ جنازے میں شرکت کرے اور بندہ پُھولے تو سمجھ آتا ہے، لیکن دُنیا دار لوگوں کو جنازے میں بُلا کر کیا پُھولنا جبکہ جنازے کا تو تعلق ہی آخرت کے ساتھ ہے دُنیا سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ مَرنے والے کو دُنیا کے اَربابِ اِقتدار کچھ نہیں دیں گے، یہ خود کتنے پانی میں ہوتے ہیں، ان کو کتنی معلومات ہوتی ہے کبھی ان سے نمازِ جنازہ کی دُعا پوچھ لیں بھاؤ پتا چل جائے گا۔ مگر عالِمِ دِین سے یہ سب پوچھنے کی ضرورت نہیں، یہ تو دُنیا کو سکھاتے ہیں۔ ایک دُنیوی لیڈر کو یہ دُعائیں کہاں آتی ہوں گی اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ کوئی ایک آدھ ہو گا جس کو دُعا آتی ہو تو الگ بات ہے۔ میں نے چوٹ لگانے کے لیے ایک جنرل بات کی ہے کہ عام طور پر اس طرح کے لوگوں کو یہ

دُعائیں وغیرہ نہیں آتیں، نمازِ جنازہ کے کتنے فرض ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا۔

اپنی اَولاد کو عِلْمِ دِین سکھایئے

اب تو حالت یہ ہو چکی ہے کہ باپ کے جنازے کی نماز ہوتی ہے اور بیٹا ننگے سر کھڑا اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہوتا ہے کہ نمازِ جنازہ میں ہاتھ کس طرح اُٹھاتے ہیں اور کس طرح یہ نماز پڑھی جاتی ہے؟ حالانکہ یہ سب سیکھنے والی باتیں ہیں انہیں سیکھنا چاہیے۔ یاد رکھیے! بیٹے کا حق ہے کہ اپنے باپ کی نمازِ جنازہ پڑھائے۔ اگر وہ کسی عالِمِ دِین کو پڑھانے کی اِجازت دے دیتا ہے تو یہ بھی اچھی بات ہے مگر بیٹا خود اپنے باپ کی نمازِ جنازہ پڑھائے تو یہ بھی اچھی بات ہے۔ یہاں تو بیٹے کو نمازِ جنازہ پڑھنا ہی نہیں آتی تو پڑھائے گا کہاں سے؟ یہ باپ کی ذِمَّہ داری ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو نمازِ جنازہ پڑھنا سکھائے لیکن باپ بھی اپنی ذِمَّہ داری پوری کرتے ہوئے اپنی اَولاد کو اِس طرح کی چیزیں نہیں سکھاتا۔ بہر حال اگر کوئی شخصیت مُطالبے کے باوجود جنازے میں شرکت نہ کر سکے اور اس کے آنے میں یہ ذہن ہو کہ اس سے میری عزت بڑھے گی تو یہ غَلَط سوچ ہے۔ اگر اسے بھی غَلَط نہ کہا جائے تو پھر حُبِّ جاہ کس کو کہا جاتا ہے؟ ان سب خیالات میں پڑنے کے بجائے اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیے۔ کسی بھی رُکنِ شُوریٰ یا مذہبی شخصیت کے نہ آنے کی وجہ سے دِین کا کام چھوڑ دینا عقلمندی نہیں بلکہ اِنتہا دَرَجے کی بے عقلی ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت کی تھکا دینے والی مصروفیات

مجھے بھی پہلے بہت سے جنازے پڑھانے ہوتے تھے، نکاح پڑھانے ہوتے تھے اور اسلامی بھائیوں کے وَلیموں میں بھی شرکت کرنی ہوتی تھی۔ یہ تین کام بہت زیادہ تھے، آئے دِن شادیوں میں شرکت کر کر کے تھک گیا تھا، کسی کی شادی مشرق میں ہوتی تو کسی کی مغرب میں (یعنی بہت زیادہ فاصلوں پر شادیاں ہوتی تھیں) اور نکاح بھی مجھے ہی پڑھانے ہوتے تھے۔ اب ظاہر ہے ایسا تو تھا نہیں کہ دولہا میرے گھر آتا، مجھے ہی جانا پڑتا تھا۔ یوں ہی جس کا بھی جنازہ ہوتا مجھے جانا پڑتا تھا اگرچہ وہاں دِیگر لیڈر بھی آئے ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ میں نے جنازے میں صِرف شرکت کرنی ہوتی تھی اور جنازہ کسی دوسرے مشہور لیڈر نے پڑھانا ہوتا تھا، لیکن اکثر جگہ مجھے ہی کہا جاتا تھا کہ آپ نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ کہیں رات

www.dawateislami.net

کے 12 بجے جنازہ ہوتا تھا تو کہیں دن کے 12 بجے، کہیں شام کو جنازہ ہوتا تو کہیں صبح کے وقت۔ اس طرح کی مصروفیات سے میں تھک چکا تھا کہ کتنے جنازے پڑھاؤں گویا ایک انار 100 بیمار بلکہ مُعاملہ اس سے بھی آگے جا چکا تھا۔

جنازے میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے بیعت توڑ دی

ایک بار ایسا ہوا کہ میں جنازے میں نہیں گیا تو وہاں پر یہ تحریک چلا دی گئی کہ ایسا پیر کس کام کا جو ہمارے جنازے میں ہی نہ آئے۔ گویا انہوں نے پیر اسی کام کے لیے بنایا تھا کہ وہ ان کے خاندان کے جنازے اور نکاح ہی پڑھاتا رہے، اس کا کوئی اور کام ہی نہ ہو۔ بہر حال وہاں ایک تحریک چلی اور ان لوگوں نے باقاعدہ شجرے جمع کیے اور بیعتیں توڑ دیں اور میرے دِیگر مُریدین سے بھی بیعتیں تڑوائیں یعنی ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔ پھر ان لوگوں نے جو شجرے جمع کیے تھے مجھے بھیج دیئے یا ان کی لسٹ بھیج دی تا کہ مجھے مزید اذیت ہو کہ فُلاں نے آپ کی بیعت اس وجہ سے توڑ دی کہ آپ نے جنازے میں شرکت نہیں کی۔ جس نے بھی یہ تحریک چلائی اللہ پاک اسے مُعاف فرمائے۔ اس کا فائدہ کیا ہونا تھا نقصان ہی ہوا کہ بیعت توڑنے والے اِدھر اُدھر چلے گئے اور بعض ماڈرن بن گئے۔ اس تحریک میں حیرت انگیز بات یہ تھی کہ جس کے گھر مَیِّت ہوئی تھی اس نے بیعت نہیں توڑی بلکہ بعد میں معلوم ہوا کہ جس نے یہ بیعت توڑنے کی تحریک چلائی تھی اس کو اپنے ہی گھر سے ڈانٹ پڑی کہ تم نے یہ کیا دَھندا شروع کر دیا ہے۔ پھر وہ تحریک چلانے والے نے خود آکر مُعافی مانگی اور دوبارہ بیعت کی۔

مشکلیں حل کرنے اور کام بنانے والے کو ہی پیر بنانا کیسا؟

سُوال: جو لوگوں کے کام بنائے، دَم دُرُود کرے اور لوگوں کو اس کے ذَریعے سے شِفا ملے تو کیا اسے پیر بنا سکتے ہیں؟[1]

جواب: کسی کو اِس لیے پیر صاحب نہیں بنایا جاتا کہ اس کے ذَریعے اپنی دُنیوی کام نکلوائے جائیں، نہ ہی پیر صاحب مال و دولت دینے، تعویذ دینے یا دَم دُرُود کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ پیر آخرت سنوارنے اور قیامت کے دِن ہمیں بخشوانے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ہماری سفارش کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ تعویذ تو گلی میں بیٹھے ہوئے باباجی بھی دے رہے ہوتے

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہیں، تعویذ دینا پیر کا ہی کام نہیں ہے۔ بعض دَم کرنے والے داڑھی مُنڈے ہوتے ہیں گویا ان کا نعرہ ہوتا ہے کہ ”لگے دَم مٹے غم کماوے دُنیا کھاوے ہم“ یہ لوگ مریض کو ”چھو“ کر کے دَم کرتے ہیں تو مریض صحیح ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسے شخص کو پیر بنا لیا جائے۔[1] شِفا یقیناً اللہ پاک ہی دیتا ہے جیسے ڈاکٹر علاج کرتا ہے تو مریض کو شِفا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کوئی ایسا مَریض ہو جس کی بینائی کسی بیماری کی وجہ سے چلی گئی ہو تو یہ ڈاکٹر اس کا آپریشن کر کے آنکھوں کو روشن کر دیتے ہیں، اب تو آنکھیں بھی بدل دی جاتی ہیں[2] تو کوئی بھی اس ڈاکٹر کو اللہ پاک کا نیک بندہ نہیں کہتا، ہر ڈاکٹر بھی نماز نہیں پڑھتا بلکہ بعض تو مسلمان بھی نہیں ہوتے لیکن ان کے علاج کرنے سے مریض اچھا ہو جاتا ہے تو یقیناً شِفا اللہ پاک ہی دیتا ہے یہ ڈاکٹر نہیں دیتا۔ یوں ہی داڑھی منڈے دَم دُرُود کرنے والے بابا جی یا بناوٹی پیر بھی شِفا نہیں دیتے بلکہ یہ سب اللہ پاک کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

کسی کو پیر بنانے کا مقصد

کوئی بھی شخص کسی کو اس لیے پیر نہ بنائے کہ وہ ہماری دُنیوی مشکلیں آسان کرے گا ورنہ اس کی بیعت توڑ دیں گے بلکہ پیر جو مشکل آسان کرتا ہے وہ مشکل نزع کے وقت ہو گی اس وقت اِیمان کی حفاظت کے لیے پیر کام آسکتا ہے۔ پیر وسیلہ ہوتا ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ (پ۶، المائدۃ: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔“ اِس آیتِ کریمہ میں وسیلے سے مُراد بعض عُلَمائے کِرام نے پیر بھی لیا ہے کہ پیر بھی اللہ پاک کی طرف وسیلہ ہوتا ہے۔[3] لہٰذا اس کا تعلق اُمُورِ آخرت سے ہے نہ کہ دُنیوی بکھیڑوں سے۔ دُنیوی مُعاملات تو یہاں کے کونسلر،

---

1 ...... حسبِ تصریحِ ائمۂ کِرام پیر میں چار شرطیں لازم ہیں: **اوّل:** سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ۔ **دُوُم:** علمِ دِین بقدرِ کافی رکھتا ہو۔ **سِوُم:** کوئی فِسق علانیہ نہ کرتا ہو۔ **چہارم:** اس کا سلسلہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تک صحیح اِتصال سے ملا ہو۔ اگر کسی شخص میں ان چاروں میں سے کوئی شرط کم ہے اور ناواقفی سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا بعد کو ظاہر ہوا کہ وہ بدمذہب یا جاہل یا فاسق یا منقطع السلسلہ ہے تو وہ بیعت صحیح نہیں، اسے دوسری جگہ مُرید ہونا چاہئے جہاں یہ چاروں شرطیں جمع ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۶۷ تا ۵۶۸)

2 ...... یاد رہے کہ کسی دوسرے اِنسان کی آنکھ لگوانا جائز نہیں کیونکہ اَعضا کی پیوند کاری حرام ہے۔

3 ...... تفسیر نعیمی، پ ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۳۵، ۶/ ۳۹۶ مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

پنچائتیں اور اسمبلیاں بھی حل کر رہی ہوتی ہیں بلکہ کافی مَسائل تو پولیس والے بھی حل کر دیتے ہیں۔ یہ ایک غَلَط فہمی لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ چکی ہے کہ پیر یہ مسئلے حل کرے گا۔

بہت پُرانی بات ہے مجھے ایک شخص کہنے لگا کہ ”میرا ایک کام اٹکا ہوا تھا مگر میرا پیر اس پر کوئی توجہ نہیں دیتا تھا تو میں نے بیعت توڑ دی اب آپ مجھے اپنا مُرید بنا لیجیے۔“ میں نے اسے کہا کہ تمہارا کام تو میں بھی نہیں کروں گا کیونکہ پیر اس لیے نہیں بنایا جاتا کہ وہ مُریدوں کے دُنیوی کام بناتا رہے، میں نے اس کو مُرید کرنے سے منع کر دیا مگر جب اس نے اِصرار کیا کہ میں آپ ہی کا مُرید بنوں گا تو میں نے مرید کر لیا کیونکہ وہ پہلے پیر صاحب کی بیعت توڑ چکا تھا۔ میں نے اسے سمجھایا اس کی سمجھ میں بات آگئی جبھی اس نے مجھ سے بیعت کی۔ پیر اس طرح کی پریشانیاں دور کرنے کے لیے نہیں ہوتے نیز یہ انداز بھی دُرُست نہیں کہ پیر نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا تو پیر ہی بدل لیا جائے۔ ذرا غور کیجیے کہ میدانِ کربلا میں امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شہید ہو گئے اور ظاہری طور پر آپ کی مشکل حل نہیں ہوئی لیکن حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو آپ کی مشکل ایسی حل ہوئی کہ آپ دوسروں کے مشکل کُشا بن گئے۔ معلوم ہوا ظاہری طور پر مشکل حل نہ ہونا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، بس ہمیشہ اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھیں کہ وہ جو کرتا ہے بہتر ہی ہوتا ہے۔

کیا مُحَرَّمُ الْحَرام میں قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں؟

سُوال: قربانی کا گوشت عید الاضحیٰ کے بعد بھی کھایا جا سکتا ہے؟ نیز بعض لوگ کہتے ہیں کہ مُحَرَّمُ الْحَرام کا چاند نظر آجائے تو گھر میں گوشت نہیں پکانا چاہیے اور قربانی کا گوشت بھی یکم مُحَرَّمُ الْحَرام سے پہلے پہلے ختم کر لینا چاہیے۔ آپ اس حوالے سے ہماری راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: قربانی کا گوشت اگر کوئی سال بھر تک کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے یہ جائز ہے۔ مُحَرَّمُ الْحَرام میں بھی قربانی کا گوشت اور اس کے علاوہ جانور ذَبح کر کے اس کا گوشت بھی کھایا جا سکتا ہے۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	حفاظتی اِقدامات پر بے جا اِعتراضات کرنے والوں کی اِصلاح	17
گھریلو جھگڑوں کا رُوحانی علاج	1	عاشورا کے دِن روزہ رکھنے کی فضیلت	18
اِیصالِ ثواب کرنے کا طریقہ	2	عاشورا کے علاوہ مُحَرَّمُ الْحَرام کے روزوں کے فضائل	19
گھر میں مہمان وغیرہ کو کھانا کھلانے کے ذَریعے اِیصالِ ثواب	3	کچی قبریں زیادہ عبرتناک ہوتی ہیں	19
اِیصالِ ثواب کرتے وقت کیا کیا فوائد پیشِ نظر ہونے چاہئیں؟	4	مُبَلِّغ کا ملنسار ہونا ضروری ہے	19
غِذا جمع کرنے والے تین ذِی رُوح	5	سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمیشہ مسکراتے ہی دیکھا	20
اپنا مُحاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسبہ کیا جائے	6	حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دعوتِ اسلامی میں کیسے آئے؟	21
دعوتِ اسلامی نے خود اِحتسابی کا ذہن دیا ہے	6	دعوتِ اسلامی کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جایئے	22
بارش سے بھیگے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم	7	مسلمانوں کی غم خواری کیجیے	23
کیا اِستنجا کرنے کے بعد وُضو کرنا وُضو عَلَی الْوُضو کہلائے گا؟	8	غریبوں کے ساتھ زیادہ ہمدردی کیجیے	23
امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو "غزالی" کہنے کی وجہ	8	شیطان کے جال میں پھنسنے سے بچیے	24
عورت کا حالتِ اِحرام میں دَورانِ وُضو سر سے چادر اُتارنا کیسا؟	9	بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا طرزِ عمل اور ہماری حالت	25
نظر اُتارنے کا طریقہ	10	نمازِ جنازہ نہ پڑھنے والے کب گناہ گار ہوں گے؟	26
"فُلاں سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی ہے" کہنا کیسا؟	10	کسی ایک کے جنازے میں شرکت نہ کرنے پر اتنا صدمہ کیوں؟	26
عاشورا کے دِن قبروں پر مٹی ڈالنا کیسا؟	11	اپنی اَولاد کو علمِ دِین سکھایئے	28
نماز میں داڑھی سے کھیلنے کا شرعی حکم	12	امیرِ اہلِ سنّت کی تھکا دینے والی مصروفیات	28
کیا شیطان کو کنکریاں نہ ماریں تو حج ہو جائے گا؟	13	جنازے میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے بیعت توڑ دی	29
کنکریاں مارنے کا وکیل بنانے سے متعلق ایک یادگار چٹکلا	14	مشکلیں حل کرنے اور کام بنانے والے کو ہی پیر بنانا کیسا؟	29
فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِعلانِ نبوت کے کتنے سال بعد اسلام قبول کیا؟	15	کسی کو پیر بنانے کا مقصد	30
پہرے میں نماز پڑھنے کا ثبوت	16	کیا مُحَرَّمُ الْحَرام میں قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں؟	31

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net